عورت

چار شادیاں کیوں نہیں کرسکتی؟

عورت کیلئے ایک وقت میں چار شادیوں کے عدم جواز پر قرآن وسنت وعقلی
دلائل سے بھرپور دلچسپ معلوماتی رسالہ

مصنف:
حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

باہتمام:
حافظ محمد جمیل قادری عطاری

ناشر:- مکتبہ غوثیہ (ہول سیل)
پرانی سبزی منڈی محلہ عرفان آباد نزد دارالعلوم غوثیہ کراچی نمبر ۵

مقدمہ

الحمد لولی الحمد علی الدوام و ھو الواحد العلام و الصلوٰۃ والسلام و التحیۃ والبرکتہ علی رسولہ و حبیبہ سیّدنا محمد و علیٰ الہ و صحبہ و اولیاء امتہ علی التوالی والانسجام الی یوم القیام

تمام تعریفیں اس خداعزّ وجل کیلئے جس نے اپنا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھیج کر ہم پر احسان وانعام عظیم فرمایا اور اس کے ذریعے صراطِ مستقیم کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی۔ ہمیں اس کی تعظیم وتکریم کا حکم فرمایا اور ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض کردیا کہ وہ رسول مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس کے نزدیک اس کی جان ومال، ماں باپ، بھائی بہن اور اولاد سے زیادہ محبوب ہوں۔ اس مکرم رسول پر ہمیشہ ہمیشہ جب تک ستاروں کا طلوع وغروب ہے دُرود وسلام اور اللہ عزّ وجل کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔ آمین یا ربّ العالمین

دُنیا میں اس وقت کئی مذاہب اور ادیان موجود ہیں۔ ہر ایک مذہب سے وابستہ افراد کا اپنا الگ اجتماع ہے ہر دین و مذہب کا ماننے والا اپنے نظام کو مبنی برصواب، بہترین اور مکمل تصوّر کرتا ہے۔ ایسے حالات میں ایک عام اور علم سے خالی شخص کیلئے یہ فیصلہ کرنا انتہائی مشکل ہوجاتا ہے کہ وہ کس دین و مذہب کو اختیار کرے؟ اور اس کی اتباع واطاعت کے ذریعے دارین کی سعادت حاصل کرے، اس عقدہ کے حل کیلئے جب ہم کلام اللہ یعنی قرآن مجید سے رجوع کرتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ دینِ اسلام کے سوا ہر دین و مذہب باطل اور نامکمل ہے۔ اسلام ہی حق مذہب اور دینِ فطرت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

ان الدین عند اللّٰہ الاسلام (الآیۃ) (پ۳،آل عمران:۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ (عزّ وجل) کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

ایک مقام پر صاف ارشاد فرمادیا کہ سوادینِ اسلام کوئی اور دین ہرگز قبول نہ ہوگا۔

ارشاد ہوتا ہے:

و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ و ھو فی الاخرۃ من الخسرین (پ۳،آل عمران:۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اُٹھانے والوں میں) سے ہے۔

پھر تیسرے مقام پر اپنی رضا کی نوید اور خوشنودی کا مژدہ سناتے ہوئے فرمایا:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (پ۶،المائدہ:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

چونکہ دین اختیار کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس دنیا میں دین کے عقائد و اصول اور ضابطۂ حیات کے تحت زندگی بسر کی جائے تاکہ قلبی سکون کے بعد خالق کونین کی خوشنودی حاصل ہو اور عالمِ آخرت میں آرام و راحت نصیب ہو۔ اس لئے یہ مقصد اسی دین سے حاصل ہو سکتا ہے جس کے عقائد، طرزِ عمل، ضابطۂ حیات، مسائل حیات کے حل، مالک حقیقی کی عبادت اور پرستش کے طریقے، فلاح و بہبود، معاشرت اور مباشرت کے وہ اصول و ذرائع جنہیں انسان کو اختیار کرنا ہے، سب اسی حاکم حقیقی کے بتائے ہوئے ہوں۔

جس کی ذات و صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس لئے کہ اس کے بتائے ہوئے عقائد اور دستورِ حیات کے مطابق زندگی گزار کر اس کی خوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے اور دارین کی ابدی و سرمدی نعمتوں کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا جس دین کے ایسے اصول، عقائد اور اعمال ہوں وہی دین، دین برحق ہے اور یہ دین برحق حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین اسلام ہے۔

دینِ اسلام کے احکام و ہدایات، زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور فطرت کے عین مطابق ہیں۔ مہد سے لحد تک کی زندگی کے سارے احکام بالتفصیل موجود ہیں۔ مالک حقیقی کی عبادت کے طریقے، کسب حلال کے اصول، سیاست کرنے کے انداز، نزاعات و مقدمات کے فیصلے، قوانین و وراثت کے احکام، اکل و شرب کے آداب، نشست و برخاست، چلنے پھرنے، سونے اور جاگنے کے طریقے، امورِ خانگی کے معاملات، آدابِ مباشرت و معاشرت کے اطوار۔ الغرض! عقائد ہوں یا اعمال، انسانوں کے ساتھ معاملات ہوں یا خدا عزوجل کے ساتھ۔ سب کے متعلق اسلام میں احکام و ہدایات موجود ہیں۔ حتیٰ کہ قضائے حاجت اور طہارتِ اصغر و اکبر کے حصول کے طریقے بھی دینِ اسلام میں شرح و بسط کے ساتھ بیان فرما دیئے گئے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ تعلیماتِ دین اسلام کی یہ ہمہ گیری اس کی تکمیل کی دلیل بے مثیل ہے۔

ایک سوال جو عموماً جدید تعلیم و تہذیب سے متاثر عورتیں کرتی ہیں کہ اسلام نے مرد کو چار شادیوں کی اجازت دی مگر عورت ایک وقت میں ایک ہی خاوند کے نکاح میں رہ سکتی ہے، ایسا کیوں ہے؟ یہ طبقۂ نسواں کے ساتھ ناانصافی، بے عدلی اور ظلم ہے۔

اگر یہ عورتیں ذرا غور و فکر سے تعلیمات و احکامات اسلام کا مطالعہ کرتیں تو ہرگز ایسا مبنی بر جہل سوال نہ کرتیں۔ اس سوال کا آسان اور

سیدھا جواب تو یہ ہے کہ مردوں کو بیک وقت چار عورتوں کو نکاح میں رکھنے کی اجازت اللہ تبارک وتعالیٰ نے مرحمت فرمائی ہے۔ جو عالم الغیب والشہادہ اور حاکم مطلق ہے۔ اس کے ہر حکم و فیصلے میں کثیر حکمتیں پنہاں ہیں ہماری عقلیں اس کے احکام میں پوشیدہ اسرار کو جاننے سے عاجز و قاصر ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلث و ربع (الآیۃ) (پ۴، النساء:۳)

ترجمۂ کنز الایمان: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔

اور شرع اسلام نے عورت کو بیک وقت ایک مرد سے زائد نکاح کرنے کی ممانعت فرمائی۔ جیسا کہ پچھلے صفحات میں آپ نے پڑھا کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات اور دین فطرت ہے۔ یہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری کامل رہنمائی فرماتا ہے۔ تو ایسے دین و مذہب کی باتوں کو، اس کے بیان کردہ احکامات کو تسلیم کر لینا اور اس کے متعلق اپنے دل میں کسی قسم کی کجی نہ لانا ہی ایمان کامل و یقین محکم کی دلیل ہے۔ جیسے یہ جدید تعلیم یافتہ عورتیں ناانصافی قرار دے رہی ہیں۔ یہی صحیح انصاف ہے۔ یہی بے عدلی ان کے حق میں عین عدل ہے۔ یہ ظلم نہیں بلکہ لطف و کرم و رحم ہے۔

زیر نظر رسالہ عورت چار شادیاں کیوں نہیں کرسکتی؟ مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی کا تصنیف کردہ ہے۔ رسالہ کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے ابتداء میں یہود و نصاریٰ کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کثرت ازواجِ مطہرات پر طعن و اعتراض کیا گیا ہے، اس کا دندان شکن جواب مرحمت فرمایا ہے۔ اس کے جواب کیلئے قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ موجودہ بائبل و دیگر نصاریٰ کی کتب کے حوالہ جات سے مسئلہ کو مبرہن فرمایا ہے۔ دوسرا اعتراض یہی کہ عورت بیک وقت ایک سے زائد نکاح کیوں نہیں کرسکتی۔ اس کو بھی قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ عقلی دلائل و اقوال دانشوران کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔ اگر ہماری معترض مسلمان عورتیں بنظر انصاف، تعصب کی عینک اُتار کر رسالہ ھٰذا کا مطالعہ کریں تو اِن شاء اللہ یہ اعتراض کافور ہو جائے گا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ مولیٰ کریم عزوجل اس رسالہ کے ذریعے مسلمان عورتوں کی اِصلاح فرمائے اور قبولیت عامہ کا شرف مرحمت فرمائے اور مصنف موصوف کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے علوم سے مستفید و متفیض ہونے کی سعادتِ عظمیٰ مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ سیّد المرسلین و الحمد للہ ربّ العالمین

حضرت مولانا ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری صاحب سلمہ ربہ، کے اصرار و حکم پر چند شکستہ کلمات کا مجموعہ احاطہ تحریر میں لانے کی جسارت کی ہے۔ گر قبول افتد زہے عزو شرف

الفقیر القادری محمد یوسف اویسی رضوی غفرلہٗ

۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ ۲ نومبر ۲۰۰۴ء بروز منگل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

ایک عرصہ سے بعض خواتین نئی تہذیب کے اثر سے سوال کرتی ہیں کہ مرد کو اسلام میں چار عورتوں سے نکاح کی اجازت ہے لیکن عورت کو ایک شوہر پر اکتفاء کا حکم ہے اس کی عقلی دلیل کیا ہے۔ اس پر بڑھ کر عیسائیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض کیا ہے کہ اُمّت کو صرف چار نکاح کا جواز اور خود، نو، گیارہ، تیرہ بلکہ اس سے بھی زائد نکاح کیے۔

فقیر نے ان دونوں سوالات پر یہ رسالہ لکھا ہے۔ لیکن الحمدللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کے جوابات کیلئے علیحدہ رسالہ بھی ہے۔

سب سے پہلے یہ کہ مسلمان عورتوں کو تو اس طرح کا سوال مناسب نہیں کیونکہ جب وہ اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ چکیں تو اب ان کے آگے عقلی ڈھکوسلے کس کام کے، یہاں کا اصول تو ہے ؎

عقل قربان کن پیش مصطفیٰ

اسکے باوجود فقیر جوابات لکھے گا (ان شاء اللہ تعالیٰ) پہلے نصاریٰ کے اعتراض کا جواب حاضر ہے وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ شادیاں کیوں کیں۔

جواب...... بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کے حالات بتاتے ہیں کہ انہوں نے بھی بہت زیادہ شادیاں کیں۔ نیز اس اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں یوں دیا ہے:

و لقد ارسلنا رسلا من قبلك و جعلنا لهم ازواجا و ذرية ط (پ۱۳، رعد)

ترجمہ: اور البتہ بیشک ہم نے تجھ سے پہلے پیغمبر بھیجے اور ان کو عورتیں اور اولاد دی۔

فائدہ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے کہ آپ سے پہلے جو پیغمبر گزرے ہیں ہم نے ان کو عورتیں دیں جیسا کہ تمہیں دیں۔ اس کی تفصیل بائبل میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ

۱...... حضرت ابراہیم کے ہاں تین بیویاں تھیں۔ (پیدائش باب ۱۱ آیہ ۲۹۔ باب ۲۶ آیہ ۳۔ باب ۲۵ آیہ اوّل)

۲...... حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار بیویاں تھیں۔ (پیدائش باب ۲۹۔ باب ۳۰ آیہ ۴، ۹) ان چار میں سے راحیل کی نسبت لکھا ہے راحیل خوبصورت اور خوشنما تھی۔ یعقوب نکاح سے پہلے راحیل پر عاشق تھا۔ (پیدائش باب ۲۹ آیہ ۱۷۔ ۱۸)

۳...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں۔ (خروج باب ۲ آیہ ۲۱۔ اعداد باب ۱۲ آیہ اوّل)

۴...... حضرت جدعون نبی کی بہت سی بیویاں تھیں۔ جن سے ستّر لڑکے پیدا ہوئے۔ (القضاۃ باب ۸۔ آیہ ۳۰)

۵......حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاں بہت سی بیویاں تھیں۔ (اول سموئیل باب ۱۸ آیہ ۲۷۔ باب ۲۵ آیہ ۴۲۔۴۳۔ دوم سموئیل۔ باب ۳ آیہ ۲ تا ۵۔ باب ۵ آیہ ۱۳) حضرت داؤد علیہ السلام نے حالت پیری میں ابی ساج سونمی سے نکاح کیا تا کہ وہ گرم رہیں۔ (اول سلاطین باب اوّل)

۶......حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاں بہت سی عورتیں تھیں۔ چنانچہ اوّل سلاطین (باب ۱۱۔ آیہ ۳۔۴) میں یوں ہے، اسکی سات سو جوروان بیگمات تھیں اور تین سو حرم میں اور اس کی جوروں نے اس کے دل کو پھیرا۔ کیونکہ ایسا ہوا کہ جب سلیمان بوڑھا ہوا تو اس کی جوروں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کیا۔

پس ثابت ہوا کہ ایک سے زائد زوجہ کا ہونا نبوت کے منافی نہیں۔

ازالۂ وہم

بائبل میں جو پیغمبروں کی نسبت دریدہ دہنی کی گئی ہے ہم اسے غلط سمجھتے ہیں اور پیغمبروں کو معصوم جانتے ہیں۔ علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

شرعی جواب

حدیث شریف میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

حبب الی من الدنیا النسآء و الطیب و جعل قرۃ عینی فی الصلوۃ (نسائی، باب حب النساء)

ترجمہ : دنیا سے میرے لئے عورتیں اور خوشبو محبوب بنائی گئی اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں بنائی گئی۔

فائدہ...... اس حدیث کے معنٰی میں دو قول بیان کئے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ حب ازواج زیادہ موجب ابتلاء و تکلیف اور بمقتضائے بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادائے رسالت سے غافل ہونے کا اندیشہ ہے مگر اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کبھی بھی غافل نہ رہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ حبِ نساء میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے مشقت زیادہ اور اجر اعظم ہے۔ دوسرے یہ کہ حبِ نساء اس واسطے ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلوات اپنی ازواج کے ساتھ ہوں اور مشرکین جو آپ کو ساحر و شاعر ہونے کی تہمت لگاتے تھے وہ جاتی رہے۔ بس عورتوں کا محبوب بنایا جانا آپ کے حق میں لطفِ ربانی ہے۔ غرض بہر صورت یہ حُبّ آپ کیلئے باعثِ فضیلت ہے۔ اس لئے حدیث کے اخیر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ محبت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اپنے پروردگار کے ساتھ کمالِ مناجات سے مانع نہیں۔ بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باوجود اس محبت کے اللہ تعالیٰ کی طرف ایسے متوجہ ہیں کہ اس کی مناجات میں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رہتی ہیں اور ماسوا میں آپ کیلئے ٹھنڈک نہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حقیقت میں صرف اپنے خالق تبارک وتعالیٰ کیلئے ہے اور حدیث میں اسطرف اشارہ ہے کہ حبِ نساء جب حقوقِ عبودیت کے ادا میں مخل نہ ہو بلکہ انقطاع الی اللہ کیلئے ہو تو وہ از قبیل کمال ہے، ورنہ از قبیل نقصان ہے۔

فائدہ...... شیخ تقی الدین سبکی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو چار سے زیادہ ازواج کی اجازت دی گئی۔ اس میں بھید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بواطن شریعت وظواہر شریعت اور وہ امور جن کے ذکر سے حیا آتی ہے اور وہ جنکے ذکر سے شرم نہیں آتی یہ سب بطریق نقل اُمت تک پہنچ جائیں۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ شرمیلے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے چار سے زائد عورتیں جائز کردیں جو شرع میں سے نقل کریں حضرت کے افعال آنکھوں دیکھے اور اقوال کانوں سنے جن کو حضور مردوں کے سامنے بیان کرنے سے حیاء کرتے تھے وہ اُمّت کے سامنے ظاہر ہوجائے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج کی تعداد کثیر ہوگئی تا کہ اس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول وافعال کے نقل کرنے والے زیادہ ہوجائیں۔ ازواج مطہرات ہی سے غسل وحیض وعدت وغیرہ کے مسائل معلوم ہوئے۔ یہ کثرت ازواج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے معاذ اللہ شہوت کی غرض سے نہ تھی اور نہ آپ وطی کو العیاذ باللہ لذت بشریہ کیلئے پسند فرماتے تھے۔ عورتیں آپ کیلئے صرف اس واسطے محبوب بنائی گئیں کہ وہ آپ سے ایسے مسائل نقل کریں جن کے زبان پر لانے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرم وحیا کرتے تھے۔ پس آپ بدیں وجہ ازواج سے محبت رکھتے تھے کہ اس میں شریعت کے ایسے مسائل کے نقل کرنے پر اعانت تھی۔ ازواج مطہرات نے وہ مسائل نقل کئے جو کسی اور نے نہیں کئے۔ چنانچہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منام اور حالتِ خلوت میں جو نبوت کی آیات بینات دیکھیں اور عبادت میں آپ کا جو اجتہاد دیکھا اور وہ امور دیکھے کہ ہر ایک عاقل شہادت دیتا ہے کہ وہ صرف پیغمبر میں ہوتے ہیں اور ازواج مطہرات کے سوا کوئی اور ان کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ یہ سب ازواج مطہرات سے مروی ہیں۔ اس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کثرت ازواج سے نفع عظیم حاصل ہوا۔ (زہر الربیع للسیوطی وحاشیہ سندھی بر نسائی)

عقلی دلائل

مرد چار عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے لیکن عورت صرف ایک شوہر پر اکتفا کرے، اس کے وجوہ یہ ہیں:۔

۱ ...... مرد کا مادہ فاعلی اور عورت کا مادہ منفعلی ہے یعنی مرد بمنزلہ فاعل کے ہے اور عورت بمنزلہ مفعول کے اور یہ قطعی فیصلہ ہے کہ فاعل کے مفاعیل متعدد ہوسکتے ہیں لیکن مفعول کا فاعل صرف ایک ہوتا ہے۔

۲ ...... اللہ تعالیٰ نے عورت کو کھیتی فرمایا، کما قال تعالیٰ فأتو احرثکم انی شئتم کھیتی مشترک نہیں ہوسکتی ایک ہی کی کھیتی رنگ لاتی ہے اسی میں دوسروں کو پہلے تو شریک نہیں کیا جاسکتا اگر ہوگی تو جھگڑے اٹھ کھڑے ہوں گے اسی لئے اسلام نے ایک عورت کے بجائے چار کا حکم دیا تاکہ کھیتی پھل پھول لائے اور یہی مشاہدہ ہر ایک کر رہا ہے کہ باغ آدم آج کتنا سرسبز و شاداب ہے کہ اگرچہ کھیتی کو اجاڑنے کے اسباب زوروں پر ہیں لیکن جتنا صحیح طریقہ سے ہورہی ہے اسی کی برکت ہے کہ بہار آدمیت جوش جوبن میں ہے۔

۳ ...... مطالعہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے چند ایک کے ہر ایک اہل مذہب نے اس پر زور دیا کہ عورت کی فطرت مرد کے مقابلہ میں بہت کمزور اور کم درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الرجال قاوامون علی النساء مرد قیم (سردار) ہیں عورتوں پر۔ اور فرمایا و للرجال علیھن درجة اور مردوں کیلئے عورتوں پر فضیلت ہے۔

قاعدہ ہے کہ قرآن مجید کا عموم عام ہی رہتا ہے ان دونوں میں مرد کی برتری نہ صرف عزت و عظمت پر موقوف ہے بلکہ بہمہ طور مرد عورت سے برتر ہے وہ قوت علمی ہو یا عملی، وہ طاقت ظاہری ہو یا باطنی، اس قاعدہ پر مرد زیادہ عورتوں سے نکاح کرنے کا حق رکھتا ہے عورت کیلئے یہ معاملہ خود اس کیلئے مشکل ہوگا اور اس کی زندگی دوبھر ہوگی۔

٤ ...... مونٹسکو (مغربی دانشور) نے کہا ہے فطرت نے مرد کو قوت و عقل دی ہے اور عورت کو صرف زینت و خوشنمائی۔

فائدہ ...... اس کا یہ قول قوت و طاقت کا ظاہر ہے کہ مرد ہر لحاظ سے عورت سے قوت و طاقت میں زیادہ ہے (نوادرت قلیل الوقوع ہوتی ہیں والقلیل کالمعدوم) عربی قاعدہ کلیہ مشہور ہے اور عقل کی کمی تو اور زیادہ ظاہر ہے اور حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واضح الفاظ میں ناقصات العقل والدین فرمایا۔

ایک مغربی دانشور کہتا ہے کہ مرد کی ذکاوت اور ہوشیاری ۲۸ سال کی عمر میں درجۂ کمال کو پہنچتی ہے اور عورت کی ۱۸ سال کی عمر میں اس کے بعد اس کے تعقل و ادراک میں کوئی ترقی نہیں ہوتی اسی لئے عورت تمام عمر ایک بچہ بنی رہتی ہے اور مرد اٹھائیس سال کے بعد ترقی در ترقی میں رہتا ہے اسی لئے ایک مرد کامل میں متعدد بچے پرورش پاسکتے ہیں اور اس کی زیر نگرانی زندگی گزارتے ہیں اور یہ کبھی نہیں ہوگا کہ ایک بچے کی نگرانی میں متعدد مردان کامل زیر پرورش ہوں۔

جب عورت کا یہ حال ہے تو پھر وہ متعدد شوہروں کی کس طرح کفالت کرسکتی ہے جب کہ وہ ایک کی کفالت کے لائق بھی نہیں۔

۵...... ایک اور مغربی دانشور ویسٹجو لکھتا ہے کہ عورت و مرد ایک جنس ہیں لیکن ان میں صفات جانبین کا پایا جانا ضروری ہیں یعنی کوئی ایسا مرد نہیں جس میں صرف مردانہ صفات ہوں اور زنانہ نہ ہوں نہ ہی کوئی ایسی عورت ہے جس میں صرف زنانہ صفات ہوں اور مردانہ نہ ہوں بلکہ ہر ایک میں دونوں صفات پائے جاتے ہیں۔ ہاں صفات کے غلبہ کا اعتبار ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ مرد میں مردانہ صفات کا زنانہ صفات پر غلبہ ہے۔ اسی لئے وہ اپنے قابو میں متعدد عورتیں رکھ سکتا ہے اور عورت مغلوبیت الصفات ہونے کی وجہ سے متعدد مردوں کو قابو رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اس کی نظیر مرغیوں سے دی جاسکتی ہے کہ ایک مرغا متعدد مرغیوں کو زیر نگرانی رکھتا ہے اور تمام مرغیوں پر اپنے غلبہ کی وجہ سے انڈے پیدا کراتا ہے یہ نہیں دیکھا گیا کہ ایک مرغی متعدد مرغوں کو اپنے زیر نگرانی رکھے۔ خواجہ سرا (ہیجڑا) میں چونکہ دونوں صفات مردانہ، زنانہ مساوی ہیں اسی لئے وہ مرد ہے نہ عورت۔

مذکورہ بالا دلیل سے واضح ہوا کہ عورت کیلئے ایک شوہر کافی ہے۔ متعدد شوہر کا اس میں مادہ نہیں ہے۔

٦...... عورت ہر ماہ عارضہ ماہواری میں مبتلا رہتی ہے اگر وہ صاحب اولاد ہے تو بھی اور دودھ پلانے کے دوران بچہ کی تربیت میں مصروفیت کی وجہ سے ایک شوہر کے حقوق کی ادائیگی بھی اس کیلئے کوہ گراں ہوگی چہ جائیکہ وہ ایک سے زائد کی شامت گلے کا ہار بنائے۔

۷...... عورت میں اگرچہ خواہش نفسانی مرد سے زائد سہی لیکن بوقتِ ضرورت اسے دبانے کی مرد سے زیادہ باہمت ہے یہی وجہ ہے کہ بعض خواتین شوہر کے مرجانے کے بعد بقایا زندگی بے شوہر گزار سکتی ہیں اگرچہ یہ طریقہ غلط ہے لیکن اس کی ہمت و حوصلہ قابل ستائش ہے بخلاف مرد کے کہ وہ بے حوصلہ ہے وہ اپنے انجام کی بربادی اور شرعی سزا اور لوگوں کی ملامت کی پرواہ کئے بغیر اپنی خواہشات سے بے قابو ہو کر غلط کاریوں کا ارتکاب کرتا ہے بلکہ انتا بے ہمت اور کم حوصلہ ہے کہ محارم یہاں تک کہ ماں، بہن، بیٹی، بہو سے غلطی کے ارتکاب کی شہرت عام ہے۔ بنابریں عورت ایک شوہر پر اکتفاء کرسکتی ہے لیکن مرد کو متعدد عورتیں بھی کم متصور ہوتی ہیں اگر حیا باختہ ہے تو اپنی زوجہ کے ہوتے بھی غیروں کی دہلیز پر ناچتا ہے اور یہ واقعات بھی عام ہے۔ شواہد ثابت کرتے ہیں کہ مرد اپنی خواہشات پر قابو پانے سے عاجز ہے اور عورت بہت بڑی باہمت و باحوصلہ ہے اسی لئے وہ ایک پر اکتفاء کرسکتی ہے بلکہ شوہر مردانگی میں صحیح اترتا ہے تو وہ اس پر شاد باغ ہے ایک سے زائد سے نفرت کا مظاہرہ کرے گی۔ پھر شوہروں کا اس کے ساتھ جو برتاؤ ہوگا بلکہ ان کا آپس میں جو حال ہوگا وہ میدان دنگل سے کم نہ ہوگا اس طرح سب کی زندگی دوبھر ہوگی بلکہ کئی کنبے لڑائی جھگڑے کی زد میں آجائیں گے بلکہ عصبیت کی خرابی ترقی کرتے ہوئے نسل در نسل خونریزی اور جنگ رہے گی پھر ہر عورت کیلئے متعدد شوہر کی اجازت عالم دنیا عالم کارزار (جنگ) بن جائے گا کہ امن وسلامتی کا نشان نہ ملے گا اور ایسا معاشرہ کوئی مذہب بھی نہیں چاہتا بلکہ ہر مذہب امن وسلامتی کیلئے جدوجہد میں ہے۔

۸...... عورت بعد بلوغ صرف پانچ سال یعنی تیس، چالیس سال تک اپنی قوت وطاقت کی حامل ہے اس کے بعد خواہش تو تامرگ ہوتی ہے لیکن جوش وجنون کی کیفیت نہیں رہتی۔

حکایت

تفہیم ابلیس میں ہے کہ ایک شخص گٹھڑی کاندھے پر رکھ کر کعبہ کا طواف کر رہا تھا کسی نے کہا بھائی گٹھڑی اتار دے تاکہ طواف میں آسانی ہو اس نے کہا یہ گٹھڑی میری ماں ہے۔ اسے بھی طواف کرا رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ تو پھر اس کا کسی سے بیاہ کردے۔ وہ شخص ناراض ہونے لگا کہ میری بوڑھی ماں کیلئے ایسے کہتے ہیں، گٹھڑی کے اندر سے بوڑھی ماں نے بیٹے کی پیٹھ پر مکّہ مار کر کہا کہ وہ بات سچی کہتا ہے اور تو اس سے ناراض ہو رہا ہے۔

فائدہ...... اس حکایت میں خواہش کے وجود کی دلیل ہے جوش وجنون کی بات نہیں اسی لئے وہ ایک شوہر سے گزارا کرسکتی ہے متعدد شوہروں کیلئے اس کے پاس سرمایہ نہیں بخلاف مرد کے کہ وہ کافی مدت خواہش نفسانی کا حامل ہے اگرچہ بوڑھا ہو جاتا ہے تو بھی جوش وجنون نہ سہی لیکن شرارتِ نفس کا غلبہ اور بڑھ جاتا ہے اسی لئے اس کا دورانِ جوانی ایک پر اکتفاء کرنا اس کی ہمت ہے۔

۹...... عورت میں شہوانی خواہشات اور جسمانی لذّت کا غلبہ ہے لیکن فطرتی حیاء وشرم ان کے اظہار سے مانع ہے اور وہ صرف اپنے مرد کو اپنے ذوق کی تسکین کا سبب سمجھتی ہے اسی لئے وہ صرف ایک کی ہی رہ سکتی ہے کیونکہ وہ اپنے ذوق کو زیادہ افشاء واظہار سے گریز کرتی ہے بخلاف مرد کے کہ وہ ایسی صفات سے محروم نہیں تو کامل بھی نہیں۔ (الا ماشاء اللہ تعالیٰ)

۱۰...... عورت کو شوہر کے فقدان پر سہیلیوں سے دل کے بہلنے کا سامان میسر آجائے تو پھر وہ کسی دوسری طرف دھیان نہیں کرتی یہی وجہ ہے کہ خواتین کثرتِ سہیلیوں پر فخر کرتی ہیں خصوصیت سے ایسی سہیلی جو اس کے مزاج کے موافق ہو تو اس کیلئے وہ سہیلی راحت جان ہے۔ بخلاف مرد کے کہ اسے دوستوں کی کثرت کا کوئی خیال نہیں اگر کوئی ایک آدھا دوست میسر آگیا تو وہ صرف گپ شپ تک محدود ہوتا ہے اس کی دل کی دنیا آباد نہیں کرسکتا۔

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز

ہمارے موقف مذکور پر زمانہ اقدس کی ایک کہانی شاہد ہے:۔

سیّدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ معظمہ میں ایک عورت تھی جس کا کام تھا کہ وہ قریش کی عورتوں کو ہنساتی تھی جب عورتوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو وسعت بخشی تو وہ بھی مدینہ شریف آ گئی۔ میں نے اس عورت کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں مہمان ہوئی تو کہا گیا کہ وہ فلاں عورت کے ہاں مہمان ٹھہری اور وہ بھی ہنسانے والی مشہور تھی۔ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا کہ فلاں ہنسانے والی عورت مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے آئی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ کہاں مہمان ہوئی؟ ہم نے کہا مدینہ منورہ کی فلاں عورت جو یہاں مدینہ طیبہ میں عورتوں کو ہنساتی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، الحمد للّٰہ ان الارواح جنود مجندة الخ یعنی تمام لوگ ایک بڑا لشکر تھے ارواح عالم ارواح میں ایک دوسرے سے متعارف ہوئے تو آج محبت کرتے ہیں جن کی شناسائی نہ ہوئی تو یہاں اختلاف میں رہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے ۔

بینی و بینک فی الحبة نسبة	مستورة عن سر هذا العالم
نحن اللذان تجابيت ارواحنا	من قبل خلق اللّٰه طينة آدم

تیرے اور میرے مابین محبت کے بارے میں ایک نسبت ہے جو اس عالم سے پوشیدہ ہے۔ ہم وہ ہیں جوڑ جیں آپس میں محبت کرتی تھیں جب کہ ابھی اللہ تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام کا گارا بھی نہیں بنایا تھا۔

حضرت حسین کاشفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ۔

جاذب ہر جنس راہم جنس داں	جنس بر جنس است عاشق جاوداں
تلخ باتلخاں یقیں ملحق شود	کہ دم باطل قرین حق شود
طیبات آمد بسوئے طیبین	الخبیثات للخبیثین است ہمنشین

ہم جنس کو ہم جنس کھینچتا ہے اس لئے کہ ہم جنس اپنے ہم جنس کا عاشق ہے۔ کڑوے کو یقیناً کڑوے سے الحاق ہوتا ہے۔ باطل ایک گھڑی کیلئے بھی حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ طیبات کو طیبین کی طرف میلان ہوتا ہے اور خبیثات کو خبیثین سے تعلق ہوتا ہے۔

(روح البیان)

۱۱ ...... اگرچہ ہم عام بشر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی معاملہ میں مثلیت کا دم نہیں بھر سکتے لیکن یہ تو حقیقت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری بشریت کے اطوار بشریت عامہ کی رہبر ہے اور اسی پر بشریت عامہ اپنی تعمیر کرے۔
منجملہ آپ کی زندگی مبارک کے اطوار کے ایک قوت وطاقت کا شبہ بھی ہے جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔
اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ قوت وطاقت مرداں بہ نسبت خواتین کے بہت زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار سے زائد بیبیوں کو عقد نکاح سے نوازا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہر قوت وباطنی طاقت کے نمونے ملاحظہ ہوں۔

بشری قوت لتعلیم الامة

دنیا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظاہری قوت وطاقت کے اعتبار سے بچپن سے لے کر وصال شریف تک اسی طرح زندگی بسر فرمائی جیسے عام بشر گزارتے ہیں جس کی چند مثالیں فقیر آگے چل کر عرض کرے گا اور وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کر دکھلائیں اس لئے تاکہ بشروں کو بشریت کی تعلیم ہو کہ ایسی کمزوریوں کے وقت انسان کو کیا کرنا چاہئے تاکہ قدسیوں سے بھی بشر آگے بڑھ جائے۔

نوری بشریت کی قوت و طاقت

فقیر عام بشری طاقت کے بیان سے پہلے نوری بشریت کی طاقت کی مثالیں قائم کرتا ہے:

روح البیان شریف میں ہے کہ قیامت میں دوزخ کو ایک ہزار لگام سے جکڑا جائے گا اس کی ایک ایک لگام کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہوں گے جسے کھینچ کر میدان حشر میں لائیں گے۔ دوزخ اپنی طاقت سے باگیں توڑ کر کفار پر حملہ کرے گی اور اس کی تمام باگیں ٹوٹ جائیں گی اور وہ میدان حشر کو لتاڑتی ہوئی کہے گی آج میں ان سے بدلہ لوں گی جو رزق خدا کا کھاتے اور پرستش غیر کی کرتے۔ اسے سوائے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی نہ روک سکے گا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نور مبارک سے اس کا مقابلہ کرکے اسے میدان حشر سے ہٹا دیں گے حالانکہ ہر فرشتہ کی قوت وطاقت اتنی زبردست ہوگی کہ وہ زمین اور اس کے تمام پہاڑوں کو اکھیڑ کر اوپر کو لے جائیں لیکن باوجود اس کے وہ تمام فرشتے دوزخ کے آگے بے بس ہوگئے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے بھگا دیں گے۔ (روح البیان، پارہ ۲۹، ملک، ع ۱، صفحہ ۲۹۔ اردو)

احادیث مبارکہ

مضمون مذکورہ کی تائید مندرجہ ذیل روایت سے ہوتی ہے: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (دنیا میں) میں نے آگ کو پھونک ماری ورنہ وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔ (روح البیان حوالہ مذکورہ)

دنیا میں نوری بشر کی جسمانی طاقت

عام بشر کی جسمانی قوت کی تشریح کی ضرورت نہیں ہر انسان اپنی قوت کو خوب جانتا ہے لیکن نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قوت بشری ملاحظہ ہو:۔

عن مجاهد قال اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم قوة بضع و اربعين رجلا من اهل الجنة

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اہل بہشت کے چالیس مردوں کی طاقت عطا کی گئی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، صفحہ ۶۸۷)

ابونعیم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔ (فتح الباری، ج ۱، ص ۳۹۳)

فائدہ...... دنیا میں ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہشتی لوازمات سے متصف تھے جو کچھ ہم (ان شاء اللہ تعالیٰ) بہشت میں جا کر پائیں گے وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا میں حاصل تھا بالخصوص قوت اور طاقت تو نہ صرف ایک بہشتی بلکہ چالیس کے برابر ہوگی۔

بہشتی مرد کی قوت

امام احمد بن حنبل، نسائی اور حاکم نے سند صحیح کے ساتھ بیان کیا کہ ایک جنتی شخص کو کھانے پینے اور جماع وغیرہ کرنے کی طاقت ایک سو دنیوی مردوں کے برابر حاصل ہوگی۔ (فتح الباری، ج ۱، ص ۳۹۳)

چار ہزار مردوں کی طاقت

مذکورہ بالا روایات سے ثابت ہوا کہ دنیا میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہزار مردوں کی طاقت حاصل تھی۔ (حاشیہ بخاری)

فائدہ...... یہ مسلمہ مسئلہ ہے اس میں کسی مذاہب کو اختلاف نہیں۔

تائید...... اس قوت و طاقت کی تائید حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلوانوں کے عجز سے ہوتی ہے کہ پہلوانوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قوت آزمائی تو انہوں نے آپ کی طاقت کے آگے ہتھیار ڈال دیے۔

رُکانہ پہلوان

رُکانہ رُستمِ عرب مشہور تھا اسے اپنی قوت وطاقت پرناز تھا۔ اسی قوت کے نشہ میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کشتی لڑنے کا چیلنج کردیا۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اسے پچھاڑا کہ دیکھتا رہ گیا۔ اس طرح ایک اور پہلوان کا حال مشہور ہے۔

ابو الاسود جمحی

مروی ہے کہ آپ نے ابوالاسود جمحی کو پچھاڑا تھا۔ جو ایسا طاقتور تھا کہ گائے کی کھال پر کھڑا ہوجاتا۔ دس جوان اس کھال کو اس کے پاؤں کے نیچے سے نکال لینے کی کوشش کرتے، وہ چمڑا پھٹ جاتا مگر اس کے پاؤں کے نیچے سے نہ نکل سکتا تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا، اگر آپ مجھے کشتی میں پچھاڑدیں تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اسے پچھاڑ دیا مگر وہ بدبخت ایمان نہ لایا۔ (مواہب الدنیہ)

بہرحال مرد چار عورتوں سے نکاح کا حامل ہے لیکن اسے یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ وہ ان چاروں کے حقوق کی ادائیگی کا حامل بھی ہے یا نہیں، ورنہ اسے بھی ایک پر اکتفاء ضروری ہے۔

اور خواتین کو صرف غیروں کے اکسانے پر بھی اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نظام کے سامنے سرِتسلیم خم کرنا ضروری ہے ورنہ ہلاکت وتباہی کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

تتمہ ...... فتویٰ اویسی

یہی سوال فقیر سے ہوا، اس کا جواب فتاویٰ میں درج ہے۔ چونکہ موضوع کے مناسب اور نہایت مفید ہے فلہذا بطور تتمہ رسالہ ھٰذا میں درج کیا جارہا ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسّلام علیك یا رسول اللّٰہ

عورت چار شادیاں کیوں نہیں کرسکتی؟

استفتاء

حضرت قبلہ مفتی مولانا فیض احمد اُویسی صاحب! السلام علیکم رحمۃ اللہ مزاج گرامی۔

سوال نامہ ڈنمارک سے موصول ہوا ہے اگر جواب عنایت فرمادیں تو ادارہ اس کرم پر مشکور ہوگا۔

والسلام

نعیم احمد رضوی آفس سیکرٹری

ورلڈ اسلامک مشن پاکستان ۵۰۲-۵۰۳

ریجنسی مال شاہراہِ عراق صدر ۷۴۴۰۰ کراچی ۰۳

سوال

اسلام میں کثیر الازدواجی Polyamy کی اجازت کیوں ہے اور Polyandry (عورت کیلئے بہ یک وقت زیادہ شادیاں) کیوں منع ہے۔ اگر مسئلہ اولاد کی شناخت کا ہے تو یہ خون کے ایک سادہ سے ٹیسٹ سے حل کیا جاسکتا ہے۔ عورتیں بھی چار شادی کا مطالبہ کریں تو ان کو مطمئن کرنے کی کیا دلیل ہیں۔ عورتوں میں انصاف رکھنے کا تصور ہی ہے یا عملی صورت بھی۔

جواب......از مفتی اہلسنّت قبلہ علامہ الحاج اُویسی صاحب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! اسلام کے نام لیواؤں بلکہ اس کے عشاق کا کام ہے کہ جو شاہراہ حضور بانی اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتادی ہے اسی میں اپنی نجات سمجھیں اور بس۔ اگرچہ عقل وفہم میں آئے یا نہ۔ اس لئے کہ عاشقاں رد بدلیل چہ کار۔

ہاں! اسلام کا مخالف اور دشمن، اس نے ماننا ہی نہیں پھر عقلی گھوڑے دوڑانے کا کیا فائدہ۔ البتہ وہ خالی الذہن اُسے سن کر اس کی اچھائی قبول کرنے کو اپنی عافیت سمجھتا ہے اس کیلئے ہم بھی اپنی استعداد پر افہام وتفہیم پر جدوجہد کرتے ہیں ورنہ نظام اسلام کا ہر شعبہ ہمارے وہم وفہم سے بالاتر ہے۔ فقیر آپ کے سوالات کے مختصر جوابات بھیج رہا ہے خدا کرے بجاہِ حبیبہ الکریم فقیر کی محنت ٹھکانے لگے۔

کثرت ازدواج

یہ تو اسلام کے مخالفین کو بھی تسلیم ہے کہ مذہب اسلام ایک نہایت ہی ستھرا و پاکیزہ دین ہے وہ بے حیائی اور بُری باتوں کا سخت مخالف ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

ان اللّٰہ یامر بالفحشآء ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔

اور ارشاد فرمایا:

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشآء والمنکر ترجمہ : بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زنا کو جو حرام فرمایا ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ نسب محفوظ رہ سکے ورنہ پتہ ہی نہ چل سکے گا کہ بچہ کس کا ہے اور اولاد کی نسبت کس کی طرف کی جائے اور کس کی طرف نہیں۔اگر ایک عورت سے متعدد مردوں کا نکاح جائز ہوسکتا تو وہی قباحت یہاں بھی ہوتی نتیجتاً یہ پتہ نہ چل سکتا کہ یہ بچہ کس کا ہے اور انسان کیلئے یہی بڑی بے عزتی ہے کہ وہ حرام زادہ کہلوائے۔ اسلام کا احسان عظیم ہے کہ اس نے انسان کو ایسی بڑی ذلت سے بچایا۔

سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے زمانے میں کچھ عورتوں نے اتفاق کر کے چار چرب زبان عورتوں کو اپنا نمائندہ منتخب کیا کہ وہ جا کر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت کریں کہ امیر المؤمنین جب ایک وقت میں ایک مرد چار عورتیں رکھ سکتا ہے تو ایک عورت چار مرد کیوں نہیں رکھ سکتی۔اسلام ایک عادل مذہب ہے کیا یہ عورتوں پر ظلم نہیں کرتا۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کی شرارت کو بھانپ لیا اور آپ نے زبانی کلامی جواب دینے کے بجائے ایک صاف شیشی منگوائی اور چاروں عورتوں کو الگ الگ پانی دے کر فرمایا اپنا اپنا پانی اس میں ڈالو۔جب وہ تعمیل ارشاد کر چکیں تو آپ نے ارشاد فرمایا اپنا اپنا پانی پہچانو۔انہوں نے اچنبھے سے کہا، یا امیر المؤمنین ! پانی کی ہیئت تو ایک ہی طرح ہے اور اس کی ماہیت بھی ایک تو اس کا پہچاننا کیونکر ممکن ہوگا؟

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا، بس یہیں ٹھہر جاؤ۔مادہ منویہ کی ہیئت بھی ایک ہی طرح کی ہوتی ہے اور اس کی ماہیت بھی ایک ایسا نہیں کہ کالے مرد کا مادہ تولید کالا اور گورے مرد کا مادہ سفید ہو تو جس طرح ایک شیشی میں اپنے پانیوں کو شناخت (کرنا) محال ہے اسی طرح جب ایک رحم کے اندر متعدد آدمیوں کی منی جمع ہوگی جس سے استقرار حمل ہوگا پھر جب بچہ پیدا ہوگا تو اسکی پہچان بھی ناممکن اور اس کی نسبت کا تعین محال ہوجائے گا۔بات معقول تھی سب عورتوں کی سمجھ میں آگئی اور وہ خوش خوش لوٹ گئیں۔

ازالۂ وھم

یہ تصوّر کہ اگر مسئلہ اولاد کی شناخت کا ہے اور یہ تو خون کے ایک سادہ سے ٹیسٹ سے حل کیا جاسکتا ہے؟

(یہ بھی) غلط ہے کہ (یہ) عارضی بھی ہے اور ہمہ گیر بھی نہیں اس لئے کہ اس سے تو قیافہ بھی مضبوط اور دائمی ہونے کے علاوہ ہمہ گیر بھی ہے کہ قیافہ دان ہر دور اور ہر جگہ مل جاتے ہیں۔ اس میں نہ علم کی ضرورت اور نہ ہی دنیا کی دولت خرچ کرنی پڑے لیکن اسلام نے اسے بھی قبول نہیں تو کیا ٹیسٹ غریب کو کون پوچھے جب کہ یہ عارضی ہے۔ بایں معنی کہ عمر اور صحت و مرض اور اوقات اور علاقہ جات اور غذا و ہوا سے اس میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے علاوہ ازیں ٹیسٹی (وارثو) اب شروع ہوا ہے تو وہ بھی پڑھے لکھے لوگوں میں اور وہ بھی بہت بڑی تعلیم ڈاکٹری وغیرہ کے بعد کسی قسمت والے کو کوئی سمجھ آ جائے تو ورنہ اکثر ایسی تعلیم پر جائداد لٹانے کے باوجود اسی طرح کورے کے کورے اور اسلام کی ہمہ گیر ہونے کے علاوہ عارضی نہیں، علاقائی نہیں ہر جائی ہیں کہ ہر زمان و مکان اور ہر ایک امیر و غریب کو کام آ سکیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسرا (پ۲)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کا اِرادہ فرماتا ہے نہ کہ تنگی و عسرت کا۔

اور ازواج کا اصلی مقصد بھی اولاد اور پھر اس کی عزت و وقار اور زیادہ اہم ہے اور اس کا تحفظ جتنا مضبوط طریقے سے اسلام نے فرمایا اس کے علاوہ اور کسی دین میں نہ ملے گا اس کے علاوہ بھی فقیر مزید دلائل قائم کرسکتا ہے اختصار کے پیشِ نظر اسی پر اکتفا کرتا ہے مزید تفصیل و تحقیق اپنی تصنیف کثرۃ الازواج میں لکھ دی ہے۔

فقط عندی ھذا الجواب واللّٰہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

حررہ الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ

جون ۱۹۹۲ء سیرانی مسجد بہاول پور۔ پاکستان